روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۹۱ | سوموار ۱۳ ذیقعدہ ۱۴۱۴ھ ۲۵ شہادت ۱۳۷۳ ہش ۲۵ اپریل ۱۹۹۴ء

دوسروں کیلئے دعا کرنے سے عمر دراز ہوتی ہے

دوسروں کیلئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا (جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہوتی ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے۔ الرعد ۔۱۸) اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جا سکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر جاری ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سچی خوشحالی حقیقت میں ایک متقی ہی کے لئے ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ اس کے لئے دو جنت ہیں۔

متقی سچی خوش حالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے، جو دنیا دار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی۔ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے، اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔ پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیا دار کے حصہ میں نہیں آتی۔ یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۲۸۰)

میاں بیوی کے جھگڑوں کو سنجیدگی کے ساتھ سلجھانے کی کوشش کرنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے تعلقات کو خراب کرنا عقلمندوں کا کام نہیں ہوتا۔ میرے نزدیک اگر بیوی میں کوئی غلطی ہے تو اس کی اخلاقی اصلاح ہونی چاہئے۔ لیکن اسے چھوڑ دینے پر آمادہ نہیں ہونا چاہئے۔ ہیڈ ماسٹر لڑکوں کو سبق دیتا ہے۔ کیا جو لڑکے سبق یاد نہیں کرتے انہیں سکول سے نکال دیتا ہے۔ اسی طرح انسانوں میں غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ کوتاہیاں بھی ہوتی ہیں۔ کمزوریاں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن (صاحب ایمان) کا کام ہے۔ کہ ان کو دور کرنے کی کوشش کرے اور وہ جنس جسے اللہ تعالیٰ نے مقدس بنایا ہے۔ اسے بازار میں بکنے والی جنس نہ بنا دے پس میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اسے ایسے جھگڑے نہایت سنجیدگی کے ساتھ سلجھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور میں قاضیوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ انہیں ایسے حالات میں نہایت احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ میں قاضیوں کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ ایسے معاملات میں وہ کسی فریق کے وکیل کو قریب بھی نہ آنے دیں۔ اور وہ بجائے قاضی کے باپ بننے کی کوشش کریں۔ اور لڑکے کو اپنا بیٹا سمجھیں۔ اور لڑکی کو اپنی بیٹی سمجھیں جس طرح باپ اپنے بچوں کو سمجھاتا ہے اسی رنگ میں ان کو سمجھائیں اور شریعت کے مسائل انہیں بتائیں اور انہیں طلاق اور خلع کے نقصانات بتائیں۔ کہ اس کے عام ہونے سے قوم کے اخلاق گر جاتے ہیں۔ جن کی اولاد موجود ہوگی جب وہ بڑے ہوں گے تو ان پر کیا اثر پڑے گا۔ کہ ہمارے ماں باپ نے معمولی سی بات پر جدائی اختیار کر لی تھی اور وہ اپنے ماں باپ سے کون سا نیک نمونہ حاصل کریں گے اور ایسی اولاد کیسے ترقی کر سکتی ہے۔ پس یہ چیزیں اخلاق کو سنوارنے والی نہیں۔ بلکہ اخلاق کو بگاڑنے والی ہیں جماعت کو ان کی اہمیت سمجھنی چاہئے۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ اہم امور سے بھی بالا چیز ہے۔ جب بھی قاضی کے پاس کوئی ایسا معاملہ پیش ہو تو اس کا دل کانپ جانا چاہئے۔ کہ کہیں میں کوئی ایسا فیصلہ نہ کر دوں جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو جائے۔ تو نہ مرد کے ماں باپ اور نہ ہی عورت کے ماں باپ اس میں دخل دینے کی کوشش کریں اور وہ قاضی پر پورا اعتماد رکھیں اگر انہیں فیصلہ میں کوئی سقم معلوم ہو تو وہ ہمیں لکھ سکتے ہیں۔ پھر ہم دیکھیں گے۔ کہ اس فیصلہ میں واقعہ میں کوئی سقم موجود ہے یا نہیں۔

(از خطبہ ۲۱ جون ۱۹۴۶ء)

تقریب شادی

○ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید رقم فرماتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے عزیزم اقبال احسن خانصاحب شہزاد بی۔ اے کی شادی ہمراہ عزیزہ ناصرہ عمر صاحبہ دختر عزیزم حسن عمر صاحب راولپنڈی بفضل اللہ تعالیٰ ۱۹۔ مارچ ۹۴ء کو عمل میں آئی۔ ایک روز قبل احمدیہ بیت الحمد راولپنڈی میں بعوض تیس ہزار روپے حق مہر نکاح پڑھا گیا دلہن کے والد عزیزم حسن عمر صاحب کینیڈا سے اس رشتہ کی تکمیل کے لئے اپنی فیملی سمیت پاکستان آئے۔ آپ مکرم حضرت ڈاکٹر محمد عمر صاحب لکھنوی رفیق حضرت بانی جماعت احمدیہ کے بیٹے ہیں اور دولہا عزیزم شہزاد صاحب مکرم ڈاکٹر محمد احسن خانصاحب امین جماعت احمدیہ راولپنڈی کا بیٹا اور حضرت امام خانصاحب سیالکوٹی رفیق حضرت بانی جماعت احمدیہ کا پوتا ہے۔ قارئین کرام سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد علی باجوہ صاحب ابن محترم چوہدری حسین بخش صاحب باجوہ چک نمبر ۲۷ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا مورخہ ۲۱، ۲۲۔ اپریل کی درمیانی شب رات کے قریباً ایک بجے دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر ۸۸ سال تھی۔ آپ مکرم چوہدری نثار احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ سرگودھا اور مکرم ڈاکٹر مختار احمد صاحب باجوہ دارالصدر غربی ربوہ کے والد محترم تھے۔ آپ کی نماز جنازہ ۲۲۔ اپریل کو جمعہ

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۵- شہادت ۱۳۷۳ھش
۲۵- اپریل ۱۹۹۴ء

جھوٹ کے نقصان؟

زندگی کے ہر شعبہ میں جھوٹ سے کام لیا جا رہا ہے۔ بعض لوگ اپنے کاروبار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے جھوٹ سے کام لیتے ہیں کیونکہ جھوٹ سب سے زیادہ اپنے آپ کو نفع پہنچانے کے لئے بولا جاتا ہے۔ بعض اوقات دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لئے بھی جھوٹ بولا جاتا ہے۔ کسی نے جھوٹ بول کر سودا فروخت کر لیا کسی نے جھوٹ بول کر نوکری حاصل کر لی۔ کسی نے جھوٹ بول کر کوئی اور اپنا کام نکلوا لیا۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ اکثر لوگ ایسا کرتے ہیں اور ایسا کرنے کو اپنے لئے فائدہ کی بات سمجھتے ہیں لیکن اگر غور کیا جائے تو بات اس کے بالکل الٹ ہے انسانی زندگی میں کردار کی جو اہمیت ہے اسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ اور کردار کا تعلق انسان کے دل اور دماغ سے ہے۔ اس کے محسوسات اور اس کے جذبات اور اس کے خیالات سے ہے۔ وہ کسی وقت کسی طرح کوئی کام سرانجام دیتا ہے دوسرے لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے اپنے آپ کو کس رنگ میں لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اپنی استعدادوں کو دوسروں کے فائدے کے لئے کس طرح استعمال کرتا ہے۔ یہ ساری باتیں انسان کے کردار سے تعلق رکھتی ہیں۔ اگر اس کے جسم کا کوئی حصہ ناکارہ ہو جائے تو اسے اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا اس کے کردار کو غیر موثر کر دینے سے پہنچ سکتا ہے۔ اگر وہ بلند کرداری کا اظہار نہ کر سکے تو اسے یقیناً ایک گھٹیا انسان سمجھا جائے گا۔ اس کی ہر کامیابی پر لوگ انگلیاں اٹھائیں گے اور اسے میلی نظر سے دیکھیں گے کیونکہ سب جانتے ہیں کہ اصل چیز جو انسان اپنے حق میں پیش کر سکتا ہے یا اسے کرنی چاہئے وہ اس کا کردار ہے۔ نفع اٹھا کر اگر وہ اپنی کردار کشی کرتا ہے تو یہ نفع اس کے لئے ہرگز نفع نہیں بلکہ نقصان ہے۔ اور اگر نقصان اٹھا کر بھی وہ اپنے کردار کی بلندی کا اظہار کرتا ہے۔ تو یہ نقصان اس کے لئے نفع سے کہیں زیادہ مفید تر ہے۔ اور جھوٹ ایک ایسی چیز ہے جو اپنے ماحول میں تو جو چاہے کرے لیکن اندر ہی اندر انسان کی کردار کشی کرتا رہتا ہے۔ بے شک انسان یہ بات ظاہر نہ ہونے دے اسے حتی الامکان چھپائے رکھے لیکن وہ اپنے دل میں محسوس کرتا ہے کہ میں نے جھوٹ بولا ہے میں نے جھوٹ سے کام لیا ہے۔ میں ویسا انسان نہیں جیسا مجھے ہونا چاہئے۔ اور جب انسان کے دل میں یہ خیال پیدا ہونے لگے کہ وہ ایسا انسان نہیں جیسا اسے ہونا چاہئے تو یقیناً اس کو اس بات کا احساس ہونے لگتا ہے کہ اس کے اقوال اور اس کے افعال اس کی کردار کشی کر رہے ہیں اور کردار کشی کی حالت میں ہر نفع مندی کا کام نقصان میں ڈھل جاتا ہے۔

پس جھوٹ کا سب سے زیادہ نقصان اس شخص کو ہوتا ہے جو جھوٹ بولتا ہے۔ اس لئے کہ ظاہری فائدہ حاصل کر کے باطنی طور پر اس نے اپنی کردار کشی کا اہتمام کیا ہے۔ یہ سودا اسے زندگی میں کسی طرح بھی نفع مند ثابت نہیں ہو سکتا۔

اچھے بُرے کی کرتے ہیں ہم اس طرح تمیز
جو بھی خدا پرست ہے نیک اور پاک ہے
معراجِ زندگی ہے وصالِ خدا مگر
اس ذات سے جدائی میں سونا بھی خاک ہے

O

میں اس سے ملتا رہا اور وہ مجھ سے مل نہ سکا
عجیب لگتی ہے یہ بات ہے یہ سچ بخدا

ہوائے دشتِ نوردی کہاں کہاں نہ گئی
ہر ایک صحنِ چمن کا مزاج وحشت تھا

ہمارے گھر کے در و بام یوں مہکتے ہیں
یہاں سے گذرا ہو جیسے کوئی پری زادہ

جو میری جان کے در پہ ہیں ان سے کہہ دیجے
ملا ہے قطروں کو بھی حوصلہ سمندر کا

اگر دلوں میں بصیرت کا ہو دیا روشن
سیاہ رات کے راہی کو بھی نہیں خطرہ

کسی سے بات کرو بس مجھی کو دیکھو تم
تمہاری آنکھوں میں پیغام ہے محبت کا

میں بند رکھتا ہوں ہر وقت گھر کا دروازہ
عجیب لطف ہے اس مہرباں کی دستک کا

نہ بھول پائے وہ مجھ کو نہ میں انہیں بھولا
جنم جنم سے اگرچہ رہے ہیں دونوں جدا

دعائے نیم شبی اب دکھا گئی ہے اثر
کہ بادِ صرصرِ صحرا بنی ہے بادِ صبا

زمانے بھر سے تو کہہ دی ہے تم نے اپنی بات
اب اور کس سے کہو گے' یہ ماجرا ہے کیا

نسیم تم نے محبت کا ڈول کیا ڈالا
میں جانتا ہوں تمہیں کس نے حوصلہ بخشا

نسیم سیفی

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا۔

یہ تین آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے یہ سورۂ اسراء جس کا دوسرا نام بنی اسرائیل بھی ہے اس سے لی گئی ہیں۔ آیات نمبر ۴۵۔۴۶۔۴۷ اگر بسم اللہ شامل کرلی جائے جیساکہ ہمارے ہاں رواج ہے اور قرآن کریم میں بسم اللہ کا نمبر شامل کیا جاتا ہے تو پھر یہی ہے۔ بسم اللہ کے بغیر ۴۴۔۴۵ اور ۴۶ نمبر ہوگا۔ ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ ہی کی تسبیح کرتے ہیں سات آسمان اور زمین اور جو کچھ بھی ان میں ہے اور فی الحقیقت کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو خدا تعالیٰ کی تسبیح نہ کررہی ہو لیکن تم لوگ ان تسبیحوں کو سمجھتے نہیں یعنی زندہ چیزیں بھی اور بظاہر مردہ نظر آنے والی چیزیں بھی جو کچھ بھی کائنات میں' آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے لیکن تم اسے سمجھ نہیں سکتے (-) یقیناً وہ یعنی اللہ تعالیٰ بہت ہی بردبار اور بہت ہی مغفرت کا سلوک کرنے والا ہے (-) اے محمدؐ! نام تو نہیں لیا گیا لیکن مخاطب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی فرمایا گیا ہے کہ اے محمدؐ! تو جب قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو تیرے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے' ایک ایسا پردہ وارد کردیتے ہیں جو دکھائی نہیں دیتا یعنی مخفی پردہ ہے۔ دیکھنے میں کوئی پردہ نہیں لیکن فی الحقیقت وہ پردہ ہے جو تیرے اور آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے درمیان حائل ہو جاتا ہے (-) اور ہم ان کے دلوں پر طرح طرح کے پردے ڈال دیتے ہیں چنانچہ وہ ان پردوں کی وجہ سے کچھ نہیں سکتے یا اس غرض سے پردے ڈال دیتے ہیں کہ وہ کچھ سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بوجھ ہے یعنی اول تو آواز ہی دلوں تک نہیں پہنچتی کیونکہ کان ہی اس آواز کو رد کردیتے ہیں اور جو آواز دلوں تک پہنچتی ہے' دل پردوں میں ملفوف ہیں' لپٹے ہوئے ہیں اور ایک نہیں کئی قسم کے پردے ایسے ہیں جنہوں نے دلوں کو حق کی بات سمجھنے سے محروم کر رکھا ہے اور جب بھی تو قرآن کریم میں اپنے رب کو اس کی توحید کے ساتھ ایک خدا کے طور پر پیش کرتا ہے یا اس کا ذکر کرتا ہے تو یہ لوگ پیٹھ پھیر کر نفرت کے ساتھ منہ موڑ کے چلے جاتے ہیں

گزشتہ خطبے میں میں نے نماز میں لذت پیدا کرنے کا ایک طریق یہ بیان کیا تھا کہ سورۂ فاتحہ کے مضمون کو خوب غور سے پڑھیں اور حمد لفظ میں ساری لذتوں کی کنجی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی حمد اس طرح کی جائے کہ انسان کا دماغ ان لفظوں کے ساتھ مل جائے' وابستہ ہو جائے جو سورۂ فاتحہ میں ادا کئے جاتے ہیں اور سوچ سوچ کر حمد کو مختلف پہلوؤں سے خدا تعالیٰ کی ذات پر اطلاق کرتا چلا جائے اور اس کی صفات کو حمد کی روشنی میں سمجھے تو مضامین کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے جو انسان پر روشن ہوتا چلا جاتا ہے قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ حمد کرنے میں کائنات کی ہر چیز شامل ہے۔ صرف جانداروں کا ہی ذکر نہیں فرمایا گیا بلکہ ہر وہ چیز جو آسمانوں میں یا زمینوں میں ظاہر یا مخفی طور پر موجود ہے وہ سب خدا تعالیٰ کی حمد کررہی ہوتی ہے۔ فرمایا: لیکن تم اس کو سمجھتے نہیں ہو۔

اس ضمن میں چند اور پہلوؤں سے احباب جماعت پر حمد کو سمجھنے اور اس کو اپنانے کا طریق پیش کرنا چاہتا ہوں۔ پہلا تو یہ ہے کہ جیساکہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے آفاق پر غور کرنے سے انسان کو خدا تعالیٰ کی ہستی سے شناسائی ہوتی ہے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ اپنے نفس پر غور کرنے سے انسان کو خدا تعالیٰ کی ہستی کی شناسائی ہوتی ہے۔ آفاق میں بھی خدا کے نشان ملتے ہیں اور اپنے وجود میں بھی خدا تعالیٰ کے نشان ملتے ہیں۔ آفاقی لحاظ سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنے کا طریق قرآن کریم نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اس کے زمین و آسمان کی اور جو کچھ ان دونوں میں ہے ان کی تخلیق پر غور کریں جیساکہ فرمایا: (-) اولوالالباب وہ لوگ ہیں' صاحب عقل وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اپنے پہلوؤں پر' کھڑے ہوئے' بیٹھے ہوئے ہر حالت میں (اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں غوروفکر سے کام لیتے ہیں) اور ان کی یاد محض ایک خیالی اور فرضی یاد نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ کی تخلیق پر غور کرنے کے نتیجے میں اس سے مدد حاصل کرکے ان کی یاد میں بہت گہرائی پیدا ہو جاتی ہے اور غیر معمولی لذت پیدا ہو جاتی ہے۔ پس زمین و آسمان کی تخلیق پر غور کرنا اور دن اور رات کے بدلنے پر غور کرنا ذکر الٰہی کے ساتھ ایک گہرا تعلق رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اگر صاحب عقل ہو' تم صاحب ہوش ہو تو ہم تمہیں یہ طریق بتاتے ہیں کہ ہمیں یاد کرنے کے لئے ہماری تخلیق پر غور کیا کرو۔ اور جب تم ہماری تخلیق پر غور کروگے تو ہم سے اس طرح تمہاری شناسائی ہو جائے گی' ایسا گہرا تعلق پیدا ہو جائے گا کہ عاشق کی طرح تم خود بخود ہمیں یاد کرنے لگوگے اور پھر دن رات یاد کروگے۔ لیٹے ہوئے اپنے پہلوؤں پر اس وقت بھی ہمیں یاد کروگے اور اٹھتے' چلتے پھرتے' بیٹھتے گویا کہ ہر حالت میں ہم تمہیں یاد رہیں گے۔ یہ طریق ہمیں سمجھایا گیا اور جہاں غور کرنے کے لئے نصیحت فرمائی وہاں یہ بھی ساتھ بتا دیا کہ تم حمد میں اکیلے نہیں ہو۔ جن چیزوں پر غور کرکے تم ان سے مدد لیتے ہو ہمیں یاد کرتے ہو' ہر وہ چیز جس پر تم غور کروگے وہ خود ہماری یاد میں مصروف ہے اور ہماری یاد میں محو ہے اور ہماری تسبیح کررہی ہے۔

یاد کرنے والوں کا یہ مضمون اتنا وسیع ہو جاتا ہے کہ ساری کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول اور محو دکھائی دیتا ہے لیکن اس کے باوجود انسان جسے سب سے زیادہ عقل دی گئی ہے سب سے زیادہ ناسمجھ ہے (-) تم ان کی تسبیح کو سمجھتے ہی نہیں۔ کیسا تم غور کررہے ہو کہ نہ خدا تعالیٰ کی کائنات پر غور کرکے خدا کی یاد تمہارے دل میں پیدا ہوتی ہے نہ یہ سمجھ سکتے ہو کہ جن چیزوں پر غور کرتے ہو وہ کیوں ان باتوں میں مصروف ہیں جو تمہیں دکھائی تو دیتی ہیں مگر سمجھ نہیں آتیں۔ اس کے بعد اگلی آیت کا تعلق بظاہر اس مضمون سے نہیں لیکن فی الحقیقت اسی سے ہے اور اسی کی اگلی کڑی ہے لیکن وہ میں بعد میں بیان کروں گا۔ اب میں اس مضمون کے پہلے حصے کو ذرا زیادہ کھول کر بیان کرتا ہوں۔

انگلستان میں آج کل بدھ کے روز رات کو زندگی کی جو مختلف شکلیں ہیں ان سے متعلق David Attenborough کی فلمیں دکھائی جا رہی ہیں David Attenborough ایک بیالوجسٹ ہے جو اس فن میں غالباً تمام دنیا کے زندہ لوگوں میں سب سے زیادہ ماہر ہے کہ مختلف جانوروں کی زندگی کے حالات کو فلمائے یعنی ویڈیو کے ذریعے اور پھر ان کی ایسی حالتوں میں ان کو پکڑلے کہ جو عام طور پر نظر سے اوجھل رہتی ہیں اور پھر اس طریق پر پیش کرے کہ جس کے نتیجے میں ایک حیرت انگیز منظم زندگی کا نقشہ ہمارے سامنے ابھرتا ہے۔ اور مختلف پہلوؤں کو وہ لیتا ہے اور ان پہلوؤں سے تعلق رکھنے والے مختلف جانوروں کی فلمیں پھر اکٹھی کردیتا ہے اور ایک وسیع نظر میں آپ کو کسی زندگی کے ایک پہلو پر مختلف جانوروں کی قدر اشتراک دکھائی دینے لگتی ہے۔ اس کی مثال میں آپ کو دوں گا تو پھر آپ کو بات سمجھ میں آجائے گی۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کی تخلیق پر غور کیا ہے اور بہت سے گہرے رازوں سے پردے اٹھائے ہیں۔ مگر ان میں سے وہ خوش نصیب کم ہیں جو اس کے نتیجے میں ذکر الٰہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں' وہ ان چیزوں کو دیکھ تو رہے ہیں لیکن ان پر یہ آیت صادق آتی ہے کہ تم ان کی تسبیح کو سمجھتے ہی نہیں کیونکہ تمہارا اپنا مزاج تسبیح کا نہیں ہے۔ نہ تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ کیا حرکتیں کررہے ہیں اور کیوں خدا کی تسبیح کرتے ہیں اور کیسے تسبیح کرتے ہیں۔ نہ تمہارا اپنا ذہن اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ یہ تو خدا تعالیٰ کی حیرت انگیز تخلیق کے کرشمے ہیں جس طرح ایک مصور کے شاہکار کو دیکھ کر ذہن وہیں نہیں اٹکا رہتا بلکہ مصور کی طرف منتقل ہوتا ہے اور اس کی تعریف کی طرف دل مائل ہوتا ہے بعینہ یہی نتیجہ کائنات پر غور کرنے کا نکلنا چاہئے تھا اور جب بھی خدا تعالیٰ کی نئی نئی صنعتیں اور حیرت انگیز تخلیق کے کارنامے ہمارے سامنے آتے تو اسی حد تک اس شناسائی کے معیار کے مطابق ہمیں اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہو جانا چاہئے تھا مگر قرآن کریم فرماتا ہے تم دیکھتے تو ہو لیکن تم سمجھتے نہیں ہو۔

یہ تو بڑا دلچسپ مضمون ہے' اگرچہ مجھے اتنا وقت نہیں ملتا کہ میں اس قسم کی سب فلمیں دیکھ سکوں۔ بعض دیکھ لیتا ہوں اور بعض کے متعلق ہمارے عبدالباقی ارشد صاحب کا بیٹا نبیل ہے اس کو میں کہہ دیتا ہوں وہ میرے لئے تیار کرلیتا ہے اور ریکارڈ کرکے پھر بعد میں مجھے بھجوا دیتا ہے اور میں نے بہت سی اس غرض سے بھی ربوہ بھجوائیں کہ وہاں کی نئی نسلوں میں فلمی گانوں کے جو شوق اور بیہودہ فلمیں دیکھنے کے شوق پیدا ہورہے ہیں وہ یہ کچھ دیکھیں جن کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے۔ جن کے متعلق توجہ دلائی گئی ہے کہ ان چیزوں کو دیکھو' ان پر غور کرو اور پھر تمہیں خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کرنے کے لئے کوئی کوشش نہیں کرنی پڑے گی۔ ازخود

باقی صفحہ ۷ پر

ہماری تاریخ

تاریخ احمدیت مرتبہ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی تیرھویں جلد سے ایک اقتباس۔

جلسہ ربوہ کے متعلق اطلاع عام

سال گذشتہ کی روایات کے عین مطابق ۲۵۔۲۶ فتح (دسمبر) ۱۳۲۷ھش ۱۹۴۸ء کو بھی جماعت احمدیہ لاہور کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے دوبار خطاب فرمایا:۔

افتتاحی تقریر حضرت صاحب نے اپنی تقریر میں اس بنیادی نکتہ کی طرف توجہ دلائی کہ ہمارا مقصد غلبہ دین حق کی عمارت پر پہنچنا ہے۔ یہ مقصد عملی نمونے کے دروازہ سے گذر کر ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

دنیا میں جتنے کام ہوتے ہیں ان کے کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ ہوتا ہے اور جتنے کام کرنے والے ہوتے ہیں ان کے سامنے بھی کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے۔ اس امر کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یوں بیان فرمایا ہے:۔

ہر گھر جس میں تم داخل ہونا چاہتے ہو اس کے دروازے میں داخل ہو کر جاؤ۔ یعنی ہر وہ کام جسے تم اختیار کرنا چاہتے ہو اس کے حصول کا جو طریق ہے وہ اختیار کرو۔ صحیح طریق اختیار کرنے کے بعد قوم کے پیش نظر کسی مقصد کا ہونا ضروری ہے۔ اگر کسی قوم کا کوئی مقصد نہ ہو تو وہ کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جس طرح دروازے میں داخل ہوئے بغیر گھر میں داخل ہونا مشکل ہے اسی طرح اپنے مقصد کے مقرر کئے بغیر کامیابی محال ہے۔ (-)

کہ ہر ذی عقل شخص کا کوئی مقصد ہوتا ہے جسے سامنے رکھ کر وہ چلتا ہے۔ اسی طرح ہر قوم کا جو کسی قانون یا تنظیم کے تحت اپنے آپ کو چلاتی ہے۔ کوئی مقصد ہونا چاہئے۔ اگر بغیر مقصد کے کچھ لوگ کسی جگہ اکٹھے ہو جائیں تو ان میں نہ قربانی کی روح پیدا ہوتی ہے نہ ہی ہمت اور جوش پیدا ہو سکتا ہے۔ نہ وہ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی ایسا اعلیٰ پروگرام جس پر عمل کر کے دنیا میں ممتاز جگہ حاصل کر سکیں پیش کر سکتے ہیں۔ پس ہماری جماعت کو یہ دونوں زریں اصول کبھی نہیں بھولنے چاہئیں۔ ہمارا مقصد (دین حق) کو دنیا میں غالب کرنا ہے۔ پس ہمارا مقصد ہمارے سامنے ہے اسے حاصل کرنا ہمارا کام ہے۔ ایسا غلبہ جو دلائل اور تعلیم کے لحاظ سے ہم دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ وہ تو قرآن کریم میں موجود ہے۔ اور اعلیٰ تعلیم کی وجہ سے تمام مذہبی کتب سے افضل ہے اس میں موجود ہے۔ اور ہر شخص جو غور کرے اس کو دیکھ سکتا ہے۔ لیکن جب تک ان دلائل کو عملی طور پر پیش نہ کیا جائے۔ محض دلائل سے کوئی شخص قائل نہیں ہو سکتا۔ لوگوں کا عام طریق ہوتا ہے کہ جب وہ دلائل سے عاجز آجاتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ بتاؤ تم نے اس تعلیم پر عمل کر کے کونسا تغیر اپنے اندر پیدا کر لیا ہے۔ کونسا اعلیٰ مقام حاصل کر لیا ہے کونسی فضیلت حاصل کر لی ہے۔ چنانچہ آج دشمن اسی طریق سے دین حق پر طعنہ زن ہو رہا ہے۔ جب ہم اس کے سامنے دین حق کی تعلیم پیش کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے بتاؤ ان ممالک نے کون سی رواداری کی مثال پیش کی ہے۔ اور کون سے فتنہ فساد انہوں نے رفع دفع کئے ہیں۔ کونسا تغیر انہوں نے پیدا کیا ہے۔ اور اگر انہوں نے دین حق کی تعلیم پر عمل کر کے کچھ نہیں کیا تو اس تعلیم کو تم ہمارے سامنے کیوں پیش کرتے ہو۔ جب اس کے ماننے والے اسے رد کر چکے ہیں۔ تو نہ ماننے والے کیوں کر قبول کریں۔ یہ ایسا زبردست اعتراض ہے کہ اس کے سامنے ہمارے لئے بولنے کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔

پس ضرورت ہے کہ ہم اپنے اندر تغیر پیدا کریں اور دین حق کی تعلیم کے ساتھ عمل کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کریں کہ دشمن بھی دین حق کی علمی و عملی برتری کا اقرار کرنے لگے۔ جب تک ہم عملی نمونہ پیش نہ کریں ہم غلبہ نہیں پا سکتے۔

پس یہ وہ دروازہ ہے جس سے گذر کر ہم اپنے مقصد کو پا لیتے ہیں اور دین حق کے غلبہ کی عمارت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ جہاں تک ہمارے مقصد کا تعلق ہے وہ واضح ہے۔ لیکن جہاں تک عمل کا سوال ہے اس میں ہم تہی دست ہیں۔

پھر فرمایا:۔

باتیں سننا بھی ضروری ہے۔ اور اچھی باتیں سنی چاہئیں لیکن اب عمل کا زمانہ ہے باتیں کم سنو اور عمل زیادہ کرو۔

فضل عمر ہسپتال کے بارے میں مضامین

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے۔

گذشتہ دنوں روزنامہ الفضل میں مضامین کا سلسلہ پڑھنے کا موقع ملا۔ جو فضل عمر ہسپتال کے ایک جائزہ پر مشتمل تھا۔ اس سلسلے کو ڈاکٹر صلاح الدین صاحب پی ایچ۔ ڈی آف نیو یارک نے تحریر کیا۔ مضمون نگار نے سلسلے کی پہلی کڑی میں تحریر کیا تھا کہ محترم ایڈیٹر صاحب الفضل نے ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے فضل عمر ہسپتال ربوہ کا تحقیقی جائزہ تحریر کرنے کے لئے انہیں کہا تھا۔ میرے نزدیک مدیر الفضل کا یہ قابل تحسین اقدام ہے کہ جب انہیں ایک پی ایچ۔ ڈی ڈاکٹر صاحب کے قیام ربوہ کے بارہ میں علم ہوا تو ان سے رابطہ کے دوران قارئین الفضل کی معلومات بڑھانے کے لئے مضمون تحریر کرنے کے لئے کہا۔ جس سے جہاں مضمون نگار کی تحریری صلاحیت کھل کر سامنے آئی وہاں فضل عمر ہسپتال ربوہ جیسے خدمت کے جماعتی ادارے کی مکمل تفصیلات سے لوگوں کو آگاہی ہو گئی۔ مضامین کے اس سلسلے کو پڑھ کر فضل عمر ہسپتال کے سٹاف کو بھی یقیناً دلی مسرت ہوئی ہو گی کہ ان کی خدمات کا ذکر جماعتی نمائندہ اخبار میں ہو گیا۔

مضمون نگار نے بڑی عرقریزی، محنت، شوق اور لگن کے ساتھ فضل عمر ہسپتال کے تقریباً تمام یونٹس (Unts) پر تحقیقی مقالے ذاتی دلچسپی سے تحریر کئے ہیں اور بظاہر اس خشک مضمون کو دلچسپ بنانے کے لئے انہوں نے لطیفہ بیانی کا بھی سہارا لیا ہے۔ گویا ان مضامین میں معلومات کے ساتھ ساتھ ادبی طمطراقیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ جس سے پڑھنے والا جہاں اپنی معلومات میں اضافہ کرتا ہے وہاں ادب پاروں سے بھی محظوظ ہوتا ہے۔

مضامین کے اس سلسلے پر اگر ایک طائرانہ نظر ڈالی جائے تو یقیناً ایک قاری پر یہ تاثر پڑتا ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ تمام تر جدید طبی سہولیات سے مزین ایک آئیڈیل ہسپتال ہے خدا کرے کہ قاری کا یہ حسن ظن حقیقت ہو اور فضل عمر ہسپتال پوری دنیا میں اپنی نوعیت کا واحد خدمتی ادارہ بن جائے۔

جب اس قسم کے مضامین قلم بند کئے جاتے ہیں تو عموماً تعریفی کلمات کا سہارا لیتے ہوئے متعلقہ موضوع پر مثبت خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے تا قارئین پر ادارے، شخصیات وغیرہ کی خوبیاں کھل کر سامنے آجائیں تقریباً اسی طریق کار کو اس مضمون میں بھی اپنایا گیا ہے۔ میری ذاتی رائے میں مضمون نگار کو بعض تنقیدی پہلوؤں پر بھی قلم اٹھانا چاہئے تھا۔ یعنی اگر کسی جگہ فضل عمر ہسپتال میں کوئی خامی تکنیکی لحاظ سے یا عوام الناس کے نقطہ نظر کے لحاظ سے موجود ہے تو اس کو بھی مضمون میں جگہ دی جانی چاہئے تھی۔

فضل عمر ہسپتال شاہراہ ترقی پر گامزن جماعتی ادارہ ہے۔ مقابلے کی دوڑ میں اگر ترقی کے تمام پہلوؤں کو مد نظر رکھ لیا جائے تو ہر میدان میں یہ ادارہ مثالی بن کر ابھرے گا مثلاً فضل عمر ہسپتال جہاں مریضوں کی خدمت کے لئے دن بدن نت نئی سہولیات فراہم کر رہا ہے وہاں اس ادارے کو ڈاکٹرز کی دلچسپی کے سامان بھی پیدا کرنے چاہئیں اور یہ ہسپتال ڈاکٹرز کے لئے ایک درس گاہ کے طور پر بھی ابھرنا چاہئے۔ اگر یہاں کے ماہرین امراض اپنے نائبین باقاعدگی کے ساتھ پیدا کریں تو نو آموز ڈاکٹرز کی دلچسپی کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔ اس سے نہ صرف نئے ڈاکٹرز مختلف امراض کے ماہر بن جائیں گے جس سے ہسپتال کی ساکھ میں اضافہ ہو گا بلکہ ملک و قوم کو مزید ماہرین امراض مل جائیں گے اور لوگوں کی طبی سہولیات میں اضافہ ہو جائے گا۔

یہ ایک بات میں نے مثال کے طور پر لکھی ہے ظاہر ہے اس کے علاوہ اور بھی کئی امور توجہ کے طالب ہونگے جن کا مضمون نگار ڈاکٹر صلاح الدین صاحب، انتظامیہ یا ڈاکٹرز حضرات بہتر علم رکھتے ہونگے۔ میں ان مضامین کی اشاعت پر ادارہ الفضل کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جن کی ذاتی توجہ سے قارئین کو فضل عمر ہسپتال کی مبسوط معلومات فراہم کی گئیں۔ مضمون نگار بھی تہنیت اور تحسین کے مستحق ہیں۔

★ ☆ ★ ☆ ★

> چھ باتیں اعمال کو ضائع کر دیتی ہیں لوگوں کے عیوب کی ٹوہ میں لگے رہنا، دلوں کی سختی، دنیا کی محبت، شرم کی کمی، بڑی بڑی فضول امیدیں اور خواہشات اور ظلم سے باز نہ آنا۔

صاحبزادہ مرزا [illegible] احمد۔ ایم اے

عشق بغیر بات بنتی نہیں

اللہ تعالیٰ کی یحییٰ و یمیت کی صفت کا ہر وقت ہر گھڑی بلکہ ہر لحظہ ظہور ہو رہا ہے۔ انسانوں میں پیدائش اور اموات کا سلسلہ جاری ہے۔ انسان کیا کائنات میں کوئی شئے ایسی نہیں جس میں یہ نظام جاری و ساری نظر نہ آتا ہو۔ درخت پیدا ہوتے ہیں پھر وہ طبعی یا حادثاتی موت مر جاتے ہیں۔ فصلیں اگتی ہیں اور پکنے پر کاٹ لی جاتی ہیں۔ یہی حال حیوانوں کا ہے حتیٰ کہ اجرام فلکی بھی نئے پیدا ہوتے رہتے ہیں اور ختم بھی ہوتے رہتے ہیں۔ اس موت اور حیات کی گردش میں جو چیز دیکھنے میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس نظام میں نئی پیدائش خواہ وہ انسان کی ہو یا حیوان کی یا نباتات یا اجرام فلکی کی پیدائش کا مرحلہ لمبا ہوتا ہے اور مقابلۃً خاتمہ میں منٹ بھی نہیں لگتا۔ آپ کو روشنی کرنی ہو تو اس کے لئے کتنے مراحل سے گذرنا پڑتا ہے۔ اس کے لئے آپ کو تیل درکار ہوگا۔ لیمپ میں بتی لگائی جاتی ہے پھر اس بتی کو آگ دکھائی جاتی ہے تب جا کر دیا جلتا ہے اور ارد گرد کے ماحول کو روشن کرتا ہے لیکن اندھیرے کے لئے تو ایک پھونک کی ہی ضرورت پڑتی ہے۔ بچہ کی پیدائش میں نطفہ سے لے کر پیدائش تک نو ماہ کا عرصہ لگتا ہے لیکن زندگی کی شمع بجھنے میں ایک لحظہ بھی نہیں لگتا۔ درخت ہیں کہ بیج کو سازگار حالت میں زمین میں ڈالا جاتا ہے تو کئی روز بعد وہ ننھی سی کونپل بن کر اپنے وجود کا پتہ دیتا ہے۔ اسے درخت بننے تک کے انتظار کو چھوڑ دیں۔ اگر آپ اس کونپل کو مسل دینا چاہیں جس کے وجود میں آنے میں ہفتہ عشرہ لگ گیا تھا تو آپ کو ایک سیکنڈ بھی نہیں لگے گا۔ دوسری بات جو اس عمل سے سامنے آتی ہے وہ یہ کہ کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے کچھ کھونا ضرور پڑتا ہے۔ مثلاً پودا یا فصل حاصل کرنے کے لئے آپ بظاہر ہاتھ میں موجود چیز کھوتے ہیں۔ اس کھونے کے بغیر آپ توقع نہیں رکھ سکتے کہ آپ کو کچھ ملے گا۔

گزشتہ دنوں حضرت ابا جان (حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب) کا وہ مضمون نظر سے گذرا جو آپ نے حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کی وفات پر تحریر کیا تھا۔ پڑھ کر دل پر ایک چوٹ سی لگی۔ آپ نے لکھا "ان خیالات نے میرے دل و دماغ پر ایسا غلبہ پایا کہ بعض اوقات مسنون دعاؤں کو بھول کر میں اس دعا میں لگ جاتا کہ خدایا تیری ممیت والی صفت جن زندوں کو مارتی ہے تو تو اپنے فضل و کرم سے اپنی محی والی صفت کے ماتحت مرنے والوں کی جگہ لینے کے لئے ہم میں ساتھ ساتھ زندہ وجود بھی پیدا کرتا چلا جا تاکہ جماعت میں کسی قسم کا خلا یا کمزوری نہ آنے پائے"۔ اس نسل نے ان قد آور (Giants) مخلص۔ فدائی اور نور میں نہائے ہوئے بزرگوں کو دیکھا ہے۔

یہ صحیح ہے کہ ان لوگوں نے حضرت بانی سلسلہ کا زمانہ پایا تھا اور آپ کی قوت قدسیہ نے ان لوگوں کو ڈھالا تھا مگر اس میں بھی کوئی کلام نہیں کہ جب تک ریڈیو سیٹ خود بھی اچھی طاقت کا نہ ہو خواہ براڈ کاسٹنگ سٹیشن کتنی ہی طاقت کا کیوں نہ ہو کم طاقت کا سیٹ ان لہروں کو کبھی بھی اچھی طرح ریسیو نہیں کرے گا۔ کئی مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ سیٹ میں بھی کوئی کمزوری نہیں ہوتی مگر وہ کسی اور Frequency پر لگا ہوا ہوتا ہے یا لگایا ہوا ہوتا ہے۔ آج کل حضرت صاحب کے خطبات کیا ان کی مجالس تک بھی TV پر نشر ہوتی ہیں لیکن اگر آپ کے پاس اول ڈش انٹینا نہ ہو تو آپ ان سے فیض حاصل نہیں کر سکتے اور اگر ہو مگر اس کی سمت آپ نے کسی اور چینل کی طرف کی ہوئی ہو تو قصور ہمارا اپنا ہو گا نشریات کا نہیں۔

کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا ضرور پڑتا ہے۔ رفقاء حضرت بانی سلسلہ نے پہلے سب کچھ کھویا پھر انہیں اللہ نے نوازا۔ آپ ادھر ادھر نظر اٹھا کر دیکھیں وہ لوگ جنہوں نے جماعت کے لئے سب کچھ لٹا دیا۔ قادیان آ کر دھونی رما کر بیٹھ گئے ان میں وہ لوگ بھی تھے جو اگر چاہتے تو انہیں بڑے بڑے معقول مشاہرہ پر ملازمت مل سکتی تھی۔ اس زمانہ میں تعلیم یافتہ لوگ بہت ہی کم ہوتے تھے جو اعلیٰ ڈگریاں، اور اس زمانہ میں بی۔ اے بھی بہت اعلیٰ ڈگری سمجھی جاتی تھی۔ رکھتے تھے انہیں گورنمنٹ ہاتھوں ہاتھ لیتی تھی ان لوگوں نے ان ملازمتوں پر لات ماری اور چند روپوں کے مشاہرہ کو قبول کر لیا اور کبھی شکایت کا ایک لفظ بھی منہ پر نہ لائے۔ ان کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح نوازا۔ انہیں عزت بھی دی اور دولت بھی۔ پانے کے لئے کھونا ضروری عمل ہے اور جیسا کہ عرض کر چکا ہوں نئی زندگی اور حیات کے لئے ایک لمبا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ کوئی بھی آج تک نہ پھونک مارنے سے ولی بن سکا ہے اور نہ کبھی بن سکے گا اس کے لئے مجاہدات کی بھٹی میں ضرور پڑنا پڑتا ہے۔ انسان کس طرح یہ خیال کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جیسا محبوب محض زبانی جمع خرچ سے مل جائے گا۔ یہاں تو دنیاوی محبوب بھی اس طرح نہیں ملتا وہ بھی عشق کا ثبوت مانگتا ہے۔ وہ کبھی پہاڑوں کو چیر کر نہر کھودنے کو کہتا ہے اور کبھی کچے گھڑے پر دریا کی لہروں سے کھیلنے کو کہتا ہے۔ چہ جائیکہ تمام جہانوں کے مالک کو حاصل کرنا۔ گو وہ چاہتا ہے کہ وہ تلاش کیا جائے مگر اس کی قربت کا حصول سنگلاخ راستوں سے گذر کر ہی ممکن ہے۔ حضرت ابا جان ایک جگہ لکھتے ہیں "اے میرے دوستو۔ عزیزو اور پیارو بے شک عمل بہت بڑا درجہ رکھتا ہے مگر خشک عمل جو محبت سے خالی ہے جس میں عشق خدا کی چاشنی مفقود ہے وہ ایک بوسیدہ ٹہنی سے زیادہ نہیں جو کسی وقت بھی ٹوٹ کر گر سکتی ہے پس اپنے دلوں میں محبت کی چنگاری پیدا کرو۔" محبت ہوتے ہوئے تو منٹ بھی نہیں لگتا مگر محبوب منٹوں میں کبھی بھی نہیں ملتا خاص طور پر جہاں اللہ سے محبت کا سوال ہو۔ اول تو وہ کوئی نظر آنے والی ہستی نہیں جسے دیکھ کر انسان عاشق ہو جائے گو جب انسان اس سے عشق کر بیٹھتا ہے تو پھر ہر چیز میں وہی نظر آتا ہے اس سے محبت کرنے کے لئے بھی مجاہدہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور پھر اس کی محبت حاصل کرنے کے لئے تو پہلے بالکل ہی خاک میں ملنا پڑتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ کا مقام بہت بلند ہے ان کے مقام پر تو اللہ تعالیٰ نے خود مہر ثبت کر دی ہے اس سے بڑی تصدیق اور کیا ہو سکتی ہے مگر رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد بھی مسلمانوں میں ہزاروں نہیں لاکھوں عاشق پیدا ہوئے اور بڑے بڑے صاحب المرتبہ بزرگ گذرے ہیں ان کو جو مقام ملا اور انہوں نے جو فیض پایا وہ اس ویو لنگتھ پر اپنے سیٹوں کو TUNE کرنے سے ہی پایا۔ وہ پیغام اب بھی اسی طرح براڈ کاسٹ ہو رہا ہے۔

اگر آپ کے سامنے ایک منحنی سا آدمی آ کر دعویٰ کرے کہ وہ رستم زمان ہے تو کیا آپ اس کا دعویٰ مان لیں گے۔ نمونہ سے بہتر کوئی دلیل نہیں ہوتی۔ نیکی مشک کی طرح خود بولتی ہے آپ کو دعویٰ کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ آپ کی ہستی آپ کے دعویٰ کی جیتی جاگتی تصویر ہونی چاہئے۔ دنیا آپ کی طرف خود کھینچتی چلی آئے گی۔ زبانی جمع خرچ کرنے والے تو دنیا میں بہت ہوتے ہیں۔

احمدی خواتین کی قربانیاں

مکرمہ حسن آراء منیر صاحبہ اپنی کتاب دوش بدوش میں کہتی ہیں۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے عہد میں عورتوں کی بیداری کے حالات بہت کم محفوظ ہیں تاہم اس وقت کے اخبارات الحکم اور البدر سے احمدی خواتین میں آپ کی واضح نصیحت سے ایک روحانی بیداری پیدا ہونے کے آثار ملتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب عاشق قرآن تھے آپ عورتوں میں بھی درس قرآن کریم دیا کرتے تھے اور موقع کے لحاظ سے وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ اس زمانے میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے احمدی خواتین کے نام سے ایک الگ رسالہ جاری کر رکھا تھا۔ اس رسالہ نے بھی اس وقت احمدی عورت کا کردار بنانے میں نمایاں خدمات سر انجام دیں۔ الفضل کا اجراء بھی ایک خاتون مبارکہ کی قربانی سے ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے ۱۹ جون ۱۹۱۳ء کو الفضل کا اجراء نہایت نامساعد حالات میں کیا۔ اخبار جاری کرنے کے لئے رقم کی ضرورت تھی لیکن ان دنوں مالی حالت اس قدر کمزور تھی کہ اس نیک خواہش کو پورا کرنا ناممکن نظر آ رہا تھا لیکن اس وقت بھی ایک خاتون مبارکہ کی ایک یادگار قربانی ہی اس خواہش کی تکمیل کا سبب بنی۔ اور اخبار الفضل نے جماعت احمدیہ کے مرد و زن کی روحانی تربیت اور اشاعت دین حق میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ اس مالی قربانی کا تذکرہ حضرت بشیر الدین محمود احمد صاحب کے الفاظ میں ہی پڑھئے۔

"انہوں نے اس امر کو جانتے ہوئے کہ اخبار میں روپیہ لگانا ایسے ہی ہے جیسے کنوئیں میں پھینک دینا اور خصوصاً اس اخبار میں جس کا جاری کرنے والا محمود ہو۔ انہوں نے اپنے زیور مجھے دیئے کہ ان کو فروخت کر کے اخبار جاری کر دو۔ ان میں سے ایک تو ان کے اپنے کڑے تھے دوسرے ان کے بچپن کے کڑے تھے جو انہوں نے اپنی اور میری بیٹی عزیزہ ناصرہ

باقی صفحہ ۷ پر

صادقہ شمس - ایم اے (سیاسیات)

جدید مشینری اور خاتون خانہ

موجودہ دور سائنسی ترقی کا دور ہے۔ آج ہم سب سائنس کے زیر سایہ ہیں جس کی نت نئی ایجادات نے ہماری زندگی کو آسان بنا دیا ہے اور ہمارا قیمتی وقت ضائع ہونے سے بچ گیا ہے۔ آج کی دنیا پہلے کی دنیا سے بہت مختلف ہے یہ بات بالکل حقیقت پر مبنی ہے کہ اگر کوئی گیارہویں' بارہویں صدی کا انسان دوبارہ اس دنیا میں آئے تو وہ کبھی یہ پہچان ہی نہ سکے کہ یہ وہ دنیا ہے جس میں وہ اپنی ایک زندگی بسر کر چکا ہے بلکہ اسے یہ گمان ہو گا کہ اس نے کسی سیارے پر دوبارہ جنم لیا ہے۔ کیونکہ سائنس نے اس دنیا کو بالکل بدل دیا ہے۔

آج کا دور جدید مشینری کا دور ہے اور یہ مشینری صرف خاص جگہ یا طبقہ تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ مشینری آج ہر طبقہ تک بالواسطہ اور بلاواسطہ پہنچ چکی ہے۔ فیکٹریوں' زراعت' صنعت' تجارت ہر جگہ جدید مشینری نے لے لی ہے۔

جہاں پر یہ تمام شعبے سائنس کے زیر احسان ہیں وہاں خاتون خانہ بھی اس جدید مشینری کی بہت مشکور ہیں ایک خاتون خانہ کی زندگی کو سائنس نے بہت آسان کر دیا جب کہ آج سے کچھ سال قبل ایک عورت اور جانور کی زندگی میں کوئی خاص فرق نہ تھا۔ جدید مشینری کی ترقی نے یہاں تک نوبت پہنچا دی ہے کہ آج گھر میں خاتون خانہ کی اتنی ضرورت نہیں رہی جتنی کہ جدید مشینری کی ہے۔ لیکن افسوس اس مشینری نے جہاں انسان کو اتنا آرام دیا ہے وہاں ہماری موجود نسل کو ناکارہ کر کے رکھ دیا ہے۔ آج ہم سائنس کی ایجادات کے محتاج ہو کر نکمے ہو گئے ہیں۔ اب یہ کہنا بالکل بجا ہو گا کہ "خاتون خانہ اور جدید مشینری لازم و ملزوم ہیں"

خواتین تو ان چیزوں کی اس قدر عادی ہیں کہ اگر یہ چیزیں ان کو میسر نہ ہوں تو ان کو جینا مشکل لگتا ہے۔ زیادہ صاحب حیثیت گھروں میں فوڈ فیکٹری اور مائیکروویو موجود ہے۔ آج کونڈی' ڈنڈا تو بطور ڈیکوریشن پیس کے ڈرائینگ روم کی زینت ہیں اور تمام کام فوڈ فیکٹری سے ہوتا ہے۔ اگر خدانخواستہ گرائینڈر خراب ہو جائے تو کھانا پکانا دنیا کا مشکل ترین کام لگتا ہے کیونکہ مصالحہ کس طرح پیسا جائے یہ تو خواتین کیلئے بہت بڑا مسئلہ ہے۔

اسی طرح اگر بجلی چلی جائے یا گرائینڈر میں کوئی خرابی ہو جائے تو گاجر کا حلوہ مولیوں کا پراٹھا جو کہ سردیوں کی سوغات ہے کبھی تیار ہی نہیں ہو سکتا آج کی خواتین تو "کدوکش" کے ذریعے مولیوں اور گاجر کو کش نہیں کر سکتیں کیونکہ ان کے پٹھے کمزور ہونے کی وجہ سے درد شروع ہو جاتی ہے۔

عام گھروں میں فرج۔ ٹی۔ وی۔ اوون مائیکروویو نے پورے گھر پر قبضہ کر لیا ہے گھر کے چھوٹے' بڑے' بوڑھے سب ان اشیاء کے اس قدر عادی ہو گئے ہیں کہ ان کے بغیر زندگی ادھوری لگتی ہے۔ مثلاً آپ فریج کو ہی لے لیں یہ تو تقریباً آج کل ہر گھر میں موجود ہے اور ہفتے بھر کا کھانا فریز کر لیا جاتا ہے اور پورے ہفتے کیلئے آٹا گوند کر رکھ دیا جاتا ہے خواتین کیلئے روزانہ تازہ آٹا گوندھنا تو عذاب لگتا ہے۔ اسی طرح فریز کردہ سالن روزانہ گرم کر لیں اور کھائیں۔ جو خواتین ملازمت سے وابستہ ہیں وہ تو فریز کر لیں تو اور بات ہے لیکن اب عام خاتون خانہ بھی کئی کئی دنوں کا کھانا فریز کر لیتی ہیں۔ جس کی وجہ سے گھر والے خاص طور پر چھوٹے بچے تو کئی چیزوں کا اصل ذائقہ جانتے تک نہیں۔ تازہ پکی ہوئی اشیاء کے ذائقہ سے وہ بالکل ناواقف ہیں اس لئے اب وہ بدمزہ چائنیز کھانوں کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔

بعض لوگ تو ہر موسم کی سوغات یعنی موسم سرما کا گاجر کا حلوہ اور ساگ کو ایک سال کے لئے فریز کر لیتے ہیں کہ جب ان کے بچے یورپ سے واپس آئیں گے تو ان کی تواضع (باسی) سوغات سے کی جائے گی۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر فرج یا فریزر خراب ہو جائے تو گھر میں مشکل ہو جاتی ہے۔ زندگی درہم برہم ہو جاتی ہے اب کیا کریں۔ اس پر خواتین کو پرابلم ہو جاتی ہے کہ ہفتوں کا سالن اور گندھا ہوا آٹا اور دوسری اشیا کا کیا بنے گا۔ مہنگائی کے اس دور میں چیزیں خراب ہونا کوئی کم نقصان نہ ہو گا جب کہ مستری کا ملنا ہی سب سے بڑا مسئلہ ہے۔

ان پریشان کن حالات میں وہ اپنے پڑوسیوں کو بھی ساتھ برابر کا شریک کرتی ہیں تمام سامان اٹھا کر پڑوسیوں کے فریزر میں رکھوا دیا جاتا ہے چاہے ان کے فرج میں اپنی اشیاء رکھنے کیلئے جگہ ہو یا نہ ہو لیکن ان کا احساس کئے بغیر اپنی چیزیں ان کے گھر ہفتوں کے لئے رکھ دی جاتی ہیں۔ اور اگر گرمیوں کے دن ہیں اور فرج خراب ہے تو بجائے "برف" بازار سے منگوائی جائے تینوں ٹائم برف پڑوسیوں سے لینا اپنا ذاتی حق سمجھا جاتا ہے۔

اپنی زندگی کو ان چیزوں کا اس قدر عادی نہیں بنانا چاہئے جب کہ ہمارے پاس تو وقت ہے کہ روزانہ تازی ہنڈیا تیار کی جا سکتی ہے یہ تو اپنے آپ کو زنگ لگانے والی بات ہے اگر فرج خراب ہو جائے تو گھر میں مٹی کا گھڑا لے آئیں اور تازہ پانی سے لطف اندوز ہوں۔ یقیناً آپ کو گھڑے کا یہ پانی فرج کے پانی سے کہیں زیادہ اچھا لگے گا۔

اس طرح اکثر دیکھا گیا ہے کہ اگر کبھی ٹیلی ویژن خراب ہو جائے تو گھر میں ایک کہرام مچ جاتا ہے کہ ٹی وی خراب ہے۔ جلدی مستری بلوائیں چاہے وہ ڈبل فیس لے لے لیکن ہمارا پروگرام ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ ٹی۔ وی کی خرابی پر سب گھر والے اس قدر فکرمند نظر آتے ہیں جس طرح گھر میں کوئی اپنا بہت عزیز سخت بیمار ہے اسے فوری ڈاکٹر کے پاس لے جانا چاہئے اگر ٹی وی کا نقص بڑا ہو جو فوراً ٹھیک نہ ہو سکے تو کسی کو یہ منظور نہیں کہ ڈرامہ چھوڑ دیا جائے۔ ایسے میں ماؤں کو چاہئے کہ وہ بچوں سے کہیں کہ بیٹھو اور کوئی اور کام کرو کوئی کتاب پڑھ لو لیکن مائیں تو خود بچوں سے زیادہ بے چین ہوتی ہیں کہ وہ سارا دن کام کر کے تھک جاتے ہیں سارا دن میں تفریح کیلئے ایک ڈرامہ ہی تو دیکھنا ہوتا ہے اور وہ پھر اس کہاوت سے بھرپور فائدہ اٹھاتی ہیں کہ "ہمسائے ماں جائے" یعنی ہمسائے بہن بھائیوں جیسے ہوتے ہیں۔ اور پوری فیملی پڑوسیوں کے گھر ڈرامہ دیکھنے چلی جاتی ہے۔ اس طرح بعض اوقات ہمسائیوں کو رات کے کھانے کا بھی اہتمام کرنا پڑتا ہے۔ یہ کوئی اچھی بات نہیں کہ اس طرح بے وقت کسی کے گھر جا کر کسی کو ڈسٹرب کیا جائے اور ان کے گھر کے مردوں کو دوسرے کمرے میں بند ہونا پڑتا ہے اور ہمسائے ان کے ٹی وی سے لطف اندوز ہوں۔

اگر ڈرامہ کوئی ایسی چیز نہیں کہ جسے اگر ہم نہ دیکھیں تو جی نہیں سکتے۔ اگر نہیں دیکھا تو کیا ہوا اگر اگلے دن کوئی ملے تو اس کی زبانی اس کی کہانی سن لیں۔ اس جدید مشینری نے ہمیں بہت آرام طلب بنا دیا ہے۔ گھروں میں گرم پانی کے لئے گیزر لگا ہوا ہے اور اگر اس میں خرابی ہو جائے تو بچے نہ نہانے کی بغاوت کرتے ہیں کہ گیزر ٹھیک ہو گا تو نہائیں گے۔ اس میں خاتون خانہ کی سستی بھی شامل ہے وہ کسی طرح ان کو پانی گرم کر کے دیں۔ اس مشینری نے ہم کو بالکل نکما کر دیا ہے۔

آج کل تو تقریباً ہر علاقے میں سوئی گیس پہنچ چکی ہے۔ لیکن بعض جگہیں ایسی بھی ہیں جہاں ابھی یہ سہولت موجود نہیں۔ وہاں کے لوگ سلنڈر کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ سلنڈر بھی عجیب چیز ہے اور بہت بے وفا ہے بعض اوقات اپنی بے وفائی اس وقت دکھاتا ہے جب روٹی توے پر ڈالی ہوئی ہو۔ ایسی صورت میں پریشانی کی ضرورت نہیں اول ایسا کریں کہ گھر میں اس کے متبادل چیز بھی موجود ہو۔ مثلاً لکڑیاں وغیرہ لے لیں۔ مٹی کا چولہا صحن میں بنا لیں ایک آپ کا کام ہو جائے گا اور دوسرا سب لوگ ایک قسم کی پکنک منا لیں گے۔

جہاں یہ جدید مشینری ہمیں اتنا آرام دیتی ہے اور ہمارے مشکل کام کو آسان کر دیتی ہے وہاں ان چیزوں کا نقصان بھی بہت ہے اور خطرناک بھی ہیں۔ اس لئے ان کی حفاظت بھی کرنی چاہئے اور بچوں سے ان چیزوں کو بچا کر رکھنا چاہئے۔ سلائی مشین جہاں ہمیں بہت فائدے دیتی ہے الیکٹرک مشین سے جہاں ہمارا سوٹ آدھے گھنٹے میں تیار ہو جاتا ہے وہاں اس میں اگر کسی بچے کی انگلی آجائے تو اس کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اکثر بچوں میں یہ عادت ہوتی ہے کہ اگر سامنے مشین پڑی ہو تو اس کو چلانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور ان کے نازک ہاتھ اور انگلیاں مشین کی لپیٹ میں آجاتی ہیں۔ اس لئے مشین کو بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں تاکہ ان کے ہاتھ اس میں نہ آجائیں۔ اس طرح بجلی کا سامان جہاں گھنٹوں کا کام منٹوں میں کر دیتا ہے۔ وہاں ان چیزوں کا استعمال احتیاط سے کیا جائے۔ گیلے ہاتھ اور ننگے پاؤں سے ان کا استعمال نہ کیا جائے۔

سوئی گیس یا بجلی کے ہیٹر کو سردیوں میں اکثر گھروں میں استعمال کیا جاتا ہے ان کو استعمال ضرور کریں لیکن رات کو اگر ان کو جلا کر سوئیں گے اور اس کو بند کرنا بھول جائیں تو بڑے خطرناک حادثات ہو سکتے ہیں۔ اس طرح یہ جدید مشینری بہت قیمتی اور کافی مہنگی ہوتی ہے۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر یہ اشیاء گھر میں موجود نہ ہوں تو

باقی صفحہ ۷ پر

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم محمد شعیب نیر صاحب ابن محترم قریشی محمد صادق صاحب آف فیصل ٹاؤن لاہور کے نکاح کا اعلان مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع لاہور نے عزیزہ شاہین صاحبہ بنت مکرم عبد اللطیف صاحب آف وحدت کالونی لاہور سے مورخہ پندرہ اپریل کو دار الذکر لاہور میں مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر کیا۔ احباب جماعت سے نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

یوم تحریک جدید اور لجنات

○ ۲۹- اپریل ۹۴ء بروز جمعۃ المبارک یوم تحریک جدید منایا جارہا ہے۔ اس دن چندہ کے علاوہ مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ لجنات مقامی جماعت کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔ مقاصد تحریک جدید کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔ یوم تحریک جدید کی رپورٹ مرکز کو ضرور دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کی مساعی کو بابرکت کرے۔
(سیکرٹری تحریک جدید لجنہ پاکستان)

اہالیان ربوہ متوجہ ہوں

○ مکرم سیکرٹری صاحب بلدیہ ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے رپورٹ ہے کہ اہالیان ربوہ کے ذمہ واٹر ریٹ و ترقیاتی ٹیکس کے علاوہ دیگر ٹیکس واجب الادا ہیں۔ لہٰذا جن افراد کے ذمہ ٹیکس واجب ہیں فوری طور پر اپنے ٹیکس بلدیہ میں جمع کروائیں بصورت دیگر قانونی کارروائی کی جائے گی۔ (صدر عمومی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

بقیہ صفحہ ۱

کے بعد بیت الاقصیٰ میں مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ جہاں محترم مولانا اللہ بخش صادق صاحب نے دعا کرائی۔

موصوف لمبا عرصہ اپنے گاؤں میں سیکرٹری مال رہے نیکی کے ہر میدان میں بڑے نمایاں ہوتے تھے۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم میر مبشر احمد طاہر صاحب آف پسرور ولد مکرم میر محمد ابراہیم صاحب (سابق صدر جماعت احمدیہ پسرور و ضلع سیالکوٹ) مورخہ ۱۶- اپریل ۹۴ء ۵۹ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ موصوف نے بحیثیت نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ، نائب ناظم انصار اللہ ضلع سیالکوٹ، قائد خدام الاحمدیہ پسرور، سیکرٹری مال و جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پسرور ایک لمبا عرصہ تک خدمات بجالانے کی سعادت پائی۔ شعر و شاعری کا اعلیٰ ذوق رکھنے والے فرد تھے۔ آپ ۱۹۷۸ء میں ربوہ آگئے تھے اور محلہ دار العلوم غربی میں اپنی وفات تک رہائش پذیر رہے۔ احباب سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد دین ڈار صاحب صدر جماعت احمدیہ ڈنگہ ضلع گجرات مورخہ ۹۴-۳-۲۴ کو بقضائے الٰہی عمر ۵۸ سال وفات پاگئے۔ آپ اپنے گھر میں اکیلے احمدی تھے اور ۱۹۶۷ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ آپ بفضل تعالیٰ موصی تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

بقیہ صفحہ ۳

تمہارے دلوں میں خدا کی محبت موجیں مارنے لگے گی۔ اور بے اختیار ذکر میں محو ہو جاؤ گے اور تسبیح از خود، خود رو چشموں کی طرح تمہارے دل سے پھوٹنے لگے گی مگر چند بجھوائی ہوں گی۔ بہت سی ایسی ہیں تو میرا خیال ہے کہ (اللہ نے چاہا تو) اور بھی اکٹھی کرکے وہاں بھی بھجوائی جائیں اور افریقہ وغیرہ کے ممالک میں بھی ایسی فلمیں بھجوائی جانی چاہئیں اور بچپن ہی سے بچوں کو دکھا کر ان کے مضامین سے ان کو شناسائی کروانی چاہئے۔

(ذوق عبادات اور آداب دعا ص ۱۹-۲۳)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ ۵

بیگم کے استعمال کے لئے رکھے ہوئے تھے۔ میں زیورات لے کر اسی وقت لاہور گیا اور پونے پانچ سو کے دو دو کڑے فروخت ہوئے۔ یہ ابتدائی سرمایہ الفضل کا تھا۔ الفضل اپنے ساتھ میری بے بسی کی حالت اور میری بیوی کی قربانی کو تازہ رکھے گا۔ کیا ہی سچی بات ہے کہ عورت ایک خاموش کارکن ہوتی ہے اس کی مثال اس گلاب کی سی ہے جس سے عطر تیار کیا جاتا ہے لوگ اس دکان کو تو یاد رکھتے ہیں جس سے عطر خریدتے ہیں لیکن اس گلاب کا خیال کسی کو بھی نہیں آتا جس نے مرکر اس کی خوشی کا سامان پیدا کیا میں حیران ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ یہ سامان پیدا نہ کرتا تو میں کیا کرتا اور میرے لئے خدمت کا کون سا دروازہ کھولا جاتا۔ (تاریخ احمدیت) الفضل کے اجراء میں دوسری مالی قربانی حضرت سیدہ اماں جان نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی طرف سے پیش کی گئی آپ نے اپنی ایک زمین جو قریباً ایک ہزار روپے میں بکی الفضل کے لئے دے دی۔

حضرت مولانا نور الدین صاحب کے عہد کی سب سے پہلی تحریک زنانہ دعوت الی الخیر فنڈ تھی۔ یہ تحریک بھی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی طرف سے ہوئی جس کا نام زنانہ دعوت الی الخیر فنڈ تھا۔ اس فنڈ کی ابتدا بھی حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے چندہ سے ہوئی جو دو روپے تھا۔ بعد ازاں بہت سی خواتین نے اس میں حصہ لیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ ۶

کسی ہمسائے یا کسی قریبی رشتہ دار کے پاس موجود ہو تو ان سے مانگ لی جاتی ہیں اس قسم کی بجلی کی اشیاء کسی سے بھی مانگنے سے گریز کرنا چاہئے کیونکہ ایک تو دینے والے کو مشکل ہوتی ہے۔ اگر جل جائے تو آپ کو اس کا بہت نقصان ادا کرنا پڑتا ہے۔

مثلاً اگر آپ کے پاس جوسر نہیں ہے تو آپ پھل وغیرہ ویسے ہی کھالیں وہ بھی اتنے ہی مفید ہیں جتنا کہ جوس۔ اور اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ سے دوسروں کا نقصان نہیں ہوگا۔ اور آپ شرمندگی سے بچ جائیں گے اور اگر کسی نے انکار کردیا تو آپ کو اپنی بے عزتی محسوس ہوتی ہے اس طرح آپ اس سے بھی بچ جائیں گے۔

اس سارے مضمون کا حاصل یہ ہے کہ خدا نے ہمیں یہ نعمتیں عطاء کی ہیں۔ جس پر ہم خدا کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ لیکن ان کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے جسم کو بھی استعمال کرنا چاہئے کہیں ہم بالکل انہی کے محتاج نہ ہو جائیں کیونکہ اگر یہ چیزیں خراب ہوں تو ہم ان کے متبادل راستہ اختیار کریں نہ کہ دوسروں کے لئے مشکل کا باعث بنیں۔ ان چیزوں کو استعمال ضرور کریں لیکن ان کا غلط استعمال نہ کریں تاکہ ہمیں بعد میں ان کے نقصانات نہ اٹھانا پڑیں۔ اور ان آلات کو بچوں سے دور رکھیں تاکہ وہ ان کی وجہ سے کسی بڑی مشکل کا شکار نہ ہو جائیں۔ کہ یہ اشیاء ہمارے لئے رحمت کی بجائے زحمت ثابت ہوں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

امانت یکصد یتامیٰ

۱۔ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہئیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کردیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کردیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرمادیں

۲۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کرکے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقبل انتظام کیا جاسکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی، دار الضیافت ربوہ

خبریں

ربوہ : 24- اپریل-1994ء
سردی کا احساس جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ صوبہ سرحد کی اسمبلی نے مسٹر آفتاب احمد خان شیرپاؤ کو صوبہ سرحد کا وزیر اعلیٰ منتخب کرلیا ہے۔ اتوار ۲۴۔ اپریل کو صبح کے وقت سرحد اسمبلی کا اجلاس صدر مملکت کے خصوصی حکم کے تحت بلالیا گیا اور صدر کے حکم کے تحت رکن صوبائی اسمبلی مسٹر عبدالاکبر خان نے اجلاس کی صدارت کی۔ سابق وزیر اعلیٰ پیر صابر شاہ اور ان کے ساتھی اسمبلی میں موجود نہیں تھے۔ اجلاس میں پیر صابر شاہ سے کہا گیا کہ وہ اعتماد کا ووٹ حاصل کر کے اپنی اکثریت ثابت کریں لیکن چونکہ وہ اجلاس میں موجود نہ تھے اس لئے اپنی اکثریت ثابت نہ کر سکے اس کے بعد ایوان نے مسٹر شیرپاؤ کو قائد ایوان منتخب کرلیا ان کے حق میں ۴۲ ووٹ آئے جبکہ مخالفت میں کوئی ووٹ نہ آیا۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام رول بیک نہیں ہونے دیں گے۔ اور پاکستان کے دشمنوں کو نیست و نابود کردیا جائے گا۔ چھ ماہ کی قلیل مدت میں ملک کی اقتصادی اور زرعی معیشت تباہ کردی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم قوم کو مایوس نہیں ہونے دیں گے خدا کے فضل سے بہت اچھا وقت آنے والا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ میں نفرت کی سیاست ختم کر کے شرافت کی سیاست کو فروغ دینا چاہتا ہوں۔ سیاستدانوں کو عوام کے مسائل سے ہمدردی نہیں وہ صرف اقتدار حاصل کرنے کے لئے محاذ آرائی کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ لاہور سے تجاوزات ختم کئے جائیں گے پہلے بڑوں پر ہاتھ ڈالیں گے پھر غریبوں کی باری آئے گی۔

○ امریکہ کے سابق صدر رچرڈ نکسن نیو یارک کے ایک ہسپتال میں انتقال کرگئے۔ ان کی عمر ۸۱ برس تھی۔ چین کے ساتھ تعلقات استوار کرنے اور ویت نام کی جنگ کے خاتمے کا سہرا ان کے سر تھا۔ اور وہ واحد امریکی صدر تھے جنہوں نے استعفیٰ دیا۔ واٹر گیٹ سکینڈل میں ملوث ہونے کے بعد ۱۹۷۴ء میں وہ استعفیٰ دینے پر مجبور ہو گئے تھے۔ صدر کلنٹن نے سرکاری طور پر مسٹر نکسن کے انتقال کا اعلان کیا۔

○ سابق نگران وزیر اعظم معین قریشی نے کہا کہ ایوان کے اندر سے حکومت میں تبدیلی بڑی بدقسمتی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن اگر حکومت کو معطل کرنے کے لئے ہر مسئلے پر منفی موقف اختیار کرتی ہے تو اس سے ملک بھی تعطل کا شکار ہوگا۔ پاکستان چھ ماہ بعد تبدیلیوں کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ ملک کو عدم استحکام نہیں استحکام کی ضرورت ہے۔

○ ایس ایس پی لاہور نے کہا ہے کہ ریلوے سٹیشن کے ہوٹل اور شاہدرہ کی جامع مسجد میں دھماکے ایک ہی سلسلے کی کڑی ہیں۔ دونوں تخریب کاری کے واقعات ہیں۔ جامع مسجد محمدیہ میں بم دھماکہ کا کسی مذہبی واقعہ سے تعلق نہیں ہے انہوں نے کہا کہ تخریب کاروں کے پاس ٹارگٹوں کی کمی نہیں ہوتی۔ وہ خاص مقصد کے لئے کسی جگہ کو بھی نشانہ بنا سکتے ہیں۔

○ سابق وفاقی وزیر مملکت برائے دفاع ریٹائرڈ کرنل غلام سرور چیمہ پیپلز پارٹی سے مستعفی ہو کر پاکستان مسلم لیگ (ن) میں شامل ہو گئے ہیں۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر میاں نواز شریف نے مسلم لیگ (ن) میں ان کی شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے۔ کرنل غلام سرور چیمہ نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اب وہ جماعت نہیں رہی جو عوام کی خدمت کا مشن رکھتی ہے یہ اقتدار کی ہوس کا شکار ہو چکی ہے۔

○ پنجاب کے گورنر چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے کہ حکومت قانون شکنی کرنے والوں کو برداشت نہیں کرے گی۔ مسجد میں دھماکہ کرنے والے قانون کے شکنجہ سے بچ نہیں سکیں گے۔ انہوں نے کہا قانون کا احترام کرنے والے شہریوں کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا۔ اور پولیس کو جرائم پر کنٹرول کے لئے جدید اسلحہ فراہم کیا جائے گا۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ مہاجروں کو سوچے سمجھے منصوبے کے تحت قتل کیا جا رہا ہے۔ ایک ہفتہ میں چھ قتل ہوئے۔ انہوں کہا کہ صدر اور چیف آف آرمی سٹاف قاتلوں کی سرکوبی کا حکم دیں۔

○ قائد تحریک آزادی کشمیر سید علی گیلانی کی حالت جیل میں انتہائی خراب ہو گئی ہے۔ انہیں طبی سہولیات سے محروم رکھا گیا ہے وہ عارضہ قلب اور گردوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

○ سپاہ صحابہ پاکستان کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے کہا ہے کہ ہم انتقام لیں گے۔ سپاہ صحابہ اپنے کارکنوں کے خون کا خود انتقام لے گی۔ مسجد پر بم سے حملہ کرنے والے اپنے انجام سے نہیں بچ سکیں گے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سیکرٹری جنرل سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ مرسیڈیز کاریں دوست ملکوں کے عطیات سے خریدی گئیں۔ سرکاری خزانہ سے کچھ بھی خرچ نہیں کیا۔

○ حکومت پنجاب نے سابقہ حکومتوں کی طرف سے نمبرداروں کو فراہم کی جانے والی سہولتیں واپس لے لی ہیں۔ اور اس کا نوٹیفکیشن جاری کردیا گیا ہے۔

○ سندھ اسمبلی کے رکن میر مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں کر رہی ہے صحافتی آزادی کی دعویدار حکومت اخبارات کو سیاسی انتقام کا نشانہ بنا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ کے ۸۰ فی صد وسائل وفاق اور ۸ فی صد بیورو کریسی کھا جاتی ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) شعبہ خواتین کے زیر انتظام خواتین نے گوجرانوالہ میں مہنگائی کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا۔ جس میں ہائے مہنگائی ہائے مہنگائی کے نعرے لگائے گئے۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات خالد خان کھرل نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی کے ہر حلقہ سے ۲۰ افراد کو بیرون ملک بھجوایا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ ملازمتوں پر پابندی جلد ختم ہو گی۔ اور پچاس ہزار اسامیوں پر تقرریاں ہوں گی۔ لیکن ان خالی اسامیوں پر صرف لاہور کا ماڈل ٹاؤن ہی نہیں بھرتی ہوگا۔

○ صوبہ سرحد کی معطل کابینہ کے رکن سید منیر شاہ نے کابینہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ حکومت توانائی کے بحران پر قابو پانے کے لئے اہم اقدامات کر رہی ہے۔ اور کالا باغ ڈیم کے لئے جلد "بریک تھرو" ہوگا۔ اس بارے میں قومی اتفاق رائے کے لئے کوششیں جاری ہیں۔

○ وفاقی وزیر پیداوار و پٹرولیم انور سیف اللہ نے کہا ہے کہ حکومت نے پٹرول کی قیمتیں کم کرنے کا اصولی فیصلہ کرلیا ہے۔ جس کا باقاعدہ اعلان آئندہ چند روز میں کردیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایک سازش کے تحت ملک میں سیاسی عدم استحکام پیدا کیا جا رہا ہے مسلم لیگ کے اتحاد کے لئے نواز شریف صدارت چھوڑ کر چٹھہ کے پاس آجائیں۔

○ ڈی ایس پی گوجرانوالہ نے ڈاکٹر سجاد فاروق جس کو کل ہجوم نے زندہ جلادیا تھا کے متعلق بتایا ہے کہ مرحوم نیک آدمی تھا۔ اتفاقاً وہ قرآن مجید سمیت چولھے پر گر پڑا جس سے قرآن کا ایک ورق شہید ہو گیا۔ پولیس نے اسے ہلاک کرنے والوں کے خلاف قتل اور دوسری دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے۔ جس میں ۵ ملزم نامزد ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر سجاد جماعت اسلامی کے رکن کا بیٹا تھا۔ اور ہر روز دس سیپارے پڑھتا تھا۔

○ سربوں کے مسلسل حملوں سے گورازدے کی سڑکیں لاشوں سے بھر گئی ہیں۔ ۴۸ گھنٹے کے دوران مرنے والوں کی تعداد ۱۶۰ ہو گئی ہے۔ نیٹو کے دوسرے الٹی میٹم کے باوجود بوسنیا کے مشرقی شہر پر سرب فوج کی گولہ باری جاری ہے۔ سربوں نے دریں اثنا مزید علاقے پر قبضہ کرلیا ہے۔

○ پی ایل او اور حماس نے ایک دوسرے سے تعاون کرنے اور ایک دوسرے کے خلاف تشدد کی کارروائیاں نہ کرنے پر اتفاق کیا ہے۔

○ افغانستان کے صدر پروفیسر برہان الدین ربانی نے کہا ہے کہ میرے مستعفی ہونے سے لڑائی بند نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا مخالفین اگر مخلص ہوں تو میں ایک لمحہ بھی اقتدار میں نہیں رہوں گا۔

○ روسی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ سربوں پر نیٹو کی بمباری کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ انہوں نے کہا کہ بوسنیا کے بحران کا سیاسی حل تلاش کیا جانا چاہئے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا منور احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ بجے تا ۸ بجے شام

خواتین توجہ فرمائیں
سلائی • کٹائی • چائنیز اور کانٹینینٹل کھانے سیکھیے
ہفتہ وار چھٹی بروز اتوار سوموار
رابطہ کیلئے: عطیہ اکیڈمی ۱/۲ ۱۶ دارالصدر جنوبی ربوہ

ہومیوپیتھی کی ضرورت اور فہم اب عام ہے لہذا آپ کو گھریلو ڈسپنسری کی ضرورت ہے
ایک بڑی کتاب کے سائز کا بکس جس میں ایکونائٹ، بیلاڈونا، آرسینک، سلفر اور پلسٹیلا وغیرہ جیسی 48 اہم ادویات کے علاوہ بخار زکام، پیٹ کی خرابی اور سردرد وغیرہ کیلئے تیار نسخے بھی موجود ہیں قیمت ۵۰۰/- ڈاک خرچ نیز اضافی قیمت کے ساتھ ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی انتہائی اہم اور آسان کتاب ہومیو گائیڈ اور میٹریا میڈیکا بھی ساتھ منگوائی جاسکتی ہیں۔
فون: 04524-771 / 04524-211283
فیکس: 04524-212294
کیوریٹو میڈیسن کمپنی ڈاکٹر ابراہیم ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ